السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

بنک کی نوکری کا شریعت میں کیا حکم ہے ؟ (ع،م جامعہ عائشہ للبنات غازی آباد لاہور)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

بنک کی ملازمت قطعاً جائز نہیں۔ احادیث کی کتابوں میں صاف طور پر بنک کی ملازمت حرام اور ناجائز قرار دی گئی ہے، جامع ترمذی میں کتاب البیوع باب الربا میں حدیث ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

(لعن اللہ اکل الربا وموکلہ وشاہدیہ وکاتبیہ.(1) (تحفۃ الاحوذی شرح ترمذی ج2ص 226

کہ اللہ تعالیٰ نے سود کھانے والے، کھلانے والے، سود کے معاملہ میں گواہ بننے والے اور سود کا معاملہ لکھنے والے، یعنی کلرک، منیجر، خازن وغیرہ سب پر لعنت کی ہے۔ لہٰذا اس حدیث سے ثابت ہوا کہ ہر قسم کے موجودہ بنکوں میں ہر طرح کی نوکری کرنا حرام، سخت گناہ اور لعنتی عمل ہے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ محمدیہ

ج1ص667

محدث فتویٰ